سوال

اگر رمضان المبارک میں سحری کرتے ہوئے اذان ہوجائے تو کیا پانی پی سکتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزے دار کو طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک روزہ توڑدینے والی چیزوں سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (البقرة: 187)

اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لیے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا فجر کا خوب ظاہر ہوجائے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ روزے کے شروع ہونے اور ختم ہونے کا تعلق فجر کے طلوع ہونے اور سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہے نا کہ اذان کے ساتھ۔ اس لیے جس شخص کو فجر صادق کے طلوع ہونے کا یقین ہوجائے اس کے لیے کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کا روزہ باطل ہے۔

لیکن جسے فجر صادق کے طلوع ہونے کا یقین نہیں ہوا تو وہ یقین ہونے تک کھا پی سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اسے یہ علم ہوجائے کہ مؤذن وقت سے پہلے اذان دیتا ہے، تو اسے یقین ہونے تک کھانے پینے کا حق ہے۔

ہمارے ہاں پاکستان میں مؤذن حضرات کلینڈر کے مطابق اذان دیتے ہیں۔ عام طور پر کلینڈر میں نمازوں کے اوقات ظن غالب کی بنیاد پر ہوتے ہیں، اس لیے اگر رمضان میں فجر کی اذان ہوجائے تو جو لقمہ انسان کے منہ میں یا ہاتھ میں ہو اسے کھا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر پانی پی رہا ہو تو اسے مکمل کر سکتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ، فَلاَ يَضَعْهُ، حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ (سنن أبي داود، الصيام: 2350) (صحیح)

تم میں سے جب کوئی اذان (فجر) سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھے نہیں بلکہ اپنی ضرورت پوری کرلے۔

لیکن شکوک وشبہات سے بچنے کے لیے بہتر یہی ہے کہ جوں ہی فجر کی اذان ہو کھانا، پینا بند کر دیا جائے۔ بعض خواتین و حضرات اذان ہونے کے بعد کافی دیر تک کھاتے رہتے ہیں، یہ عمل درست نہیں ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد